www.oqasa.org

تمام امتیں اور پوری انسانیت پیغمبران اور مذاہب کی دوری کی سزا میں مبتلا ہو چکی ہیں۔

عنایت اللہ

۱۔ادیان عالم میں بیداری کی روح پھونکنا، مذاہب پرست امتوں کو نیا ولولہ عطا کرنا، مذہب کے بارے میں بے حسی اور بےعملی کو ختم کرنا، مذاہب کے مطابق قول وفعل کے تضاد کو دور کرنا، امتوں کی عملی زندگی میں اتفاق، اتحاد کو قائم کرنا مخلوق خدا اور خاص کر پیغمبران کی امتوں میں اخوت ومحبت کے جذبوں کو اجاگر کرنا، مذاہب کی روشنی میں ادب وعمل کے کردار تیار کرنا پیغمبران کے اعتدال ومساوات کے عمل کو متعارف کروانا، انکے شرافت اور صداقت کے معیار کو برقرار رکھنا، انکی فطرتی صفات کو تسلیم کرنا، عالمی سطح پر علمی، ادبی اور روحانی مجالس کا انعقاد کرنا مخلوق خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنا۔مخلوق خدا کو کنبہ خدا سمجھنا۔خدمت خلق کے ورد کو عام کرنا، انسان کی عظمت وتعظیم کی شمع کو دلوں میں اجاگر کرنا، مذہبی صداقتوں کے نور کو پھیلانا، مذاہب کی افادیت کو پھر سے مخلوق خدا میں روشناس کروانا، انکی اہمیت کو واضح کرنا اور انکی فلاحی قوتوں کو انسانیت کیلئے بروئے کار لانے کی طرف انکی توجہ مبذول کرانا، مذاہب کی بالادستی حکومتی سطح پر نافذ العمل کروانا، خالق کی پہچان کروانا، توحید اور توحید پرستی پر کار راہ دکھانا، مذہب پرست امتوں کو نفاق اور نفرت کے عذاب سے باہر نکالنا، مذاہب سے نفرت، نظریات سے نفرت، انسانوں سے نفرت کا سبب بنتا ہے۔انسانوں سے نفرت خدا کے عمل سے نفرت جو خدا سے دوری کا سبب بنتا ہے۔مذہب کے نظریات اور طرز حیات سے دوسرے متضاد نظریات کے انسانوں کو روشناس کروانا، مسلم امہ کا فریضہ اولین ہے۔کیونکہ الہامی، روحانی اور آسمانی آخری صحیفہ قرآن پاک اس امت کا نصیب بنا کر اتارا گیا۔یا اللہ اس امت کو اپنا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔امین

۲۔انسانی زندگی کا سلسلہ آفرینش، آدم سے لیکر قیامت تک جاری وساری ہے اور رہے گا۔پیدائش اور موت کا سلسلہ جاری ہے۔ضابطہ حیات وممات ازلی اور ابدی ہے۔اس ضابطہ ازلی سے نہ کوئی بچ سکتا ہے اور نہ ہی فرار حاصل کرسکتا ہے۔اسی طرح جو فرد، جو قوم، جو ملت اخوت ومحبت، اعتدال ومساوات، ہمت ومحنت، غور وفکر، صبر وتحمل اور عدل وانصاف کے فطرتی، الہامی اور دینی اوصاف سے متصف ہو۔جو ملت میدان کارزار میں یہ فطرتی اور الہامی خوبیاں بروئے کار لاکر کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہوتی جارہی ہو۔یہی لوگ ایک کامیاب زندگی کے وارث ہوں گے۔اس طرح جو لوگ ان اعمال سے گریزاں ہوتے ہیں، غفلت اور کوتاہی کا شکار ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تنزلی اور زوال کی منزل کے مسافر بن جاتے ہیں۔قانونِ ازلی اپنا کام جاری رکھتا ہے اور اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

۳۔مسلم امہ اسکے سربراہان اس وقت آزمائش کے کٹھن دور سے دوچار ہے۔یہ ملت اپنے حقوق و فرائض سے غافل، زندگی کی جدوجہد سے گریزاں، علم وعمل سے محروم، نظم وضبط سے عاری، ہر قسم کی برائی اور کرپشن سے دوچار ہے۔یہ ملت فرقہ پرستی کی آگ میں جل رہی ہے۔یہ ملت اپنی جمعیت جمہوریت کے جاہل بےدین سیاستدانوں کی سیاسی جماعتوں میں منقسم ہو کر رہ چکی ہے۔یہ ملت نفرت اور نفاق کی شکار ہو چکی ہے۔یہ ملت جمہوریت اور بادشاہت کے نظام اور سسٹم کے عذاب کے نتائج سے بری طرح دوچار ہے۔ملت اسلامیہ اس

وقت ۵۷ ممالک پر مشتمل ہے۔ اسکی آبادی تقریبا ایک ارب پنتالیس کروڑ کے قریب ہے۔ انکے پاس دنیا کی بہترین زمین، انکے پاس قدرت کی عطا کی ہوئی بیشمار قیمتی اور انمول قسم کی معدنیات، انکے پاس پانی کی وافر مقدار، ہر قسم کی اجناس، ہر قسم کا گوشت، ہر قسم کا پھل، ہر قسم کے میوہ جات، تیل، گیس کے وافر ذخائر، انکے پاس پہاڑ، انکے پاس میدان، انکے پاس ریگستان، انکے پاس دریا، انکے پاس وسیع و عریض سمندر۔ یہ تمام انعامات انکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیے ہوئے نایاب اور لاجواب عظیم تحفے ہیں۔ مسلم امہ فطرت کے ان انمول عطیات کی نہ قدر کر رہی ہے اور نہ ہی ان سے پوری طرح افادیت کر رہی ہے۔ اسکی ذمہ دار بے دین جمہوریت اور بادشاہت پسند، دین کش قیادت ہے۔ جو اس امت کے نظریات، تعلیمات اور کردار کی تباہی کا باعث ہے۔

۴۔ مسلم امہ اس وقت تنزلی، گمراہی، انتشار اور تباہی کی اتھاہ گہرائیوں سے دوچار ہے۔ اس امت کے زوال کے سیاق و اسباق، اسکی وجوہات، اسکے واقعات کیا ہیں اور کیوں ہیں۔ اس امت نے اوج ثریا سے پستی کا سفر کیوں اور کیسے طے کیا۔ اقوام عالم میں اس کی تذلیل کیوں ہوئی اور کیوں ہو رہی ہے۔ یہ مسلم امہ نفرت اور نفاق کا شکار کیوں اور کیسے ہوئی ہے۔ یہ آپس میں جنگوں میں بری طرح پھنس چکی ہے۔ یہ آپس میں جنگیں لڑ کر اپنی فوجی طاقت، انفرادی طاقت، معاشی طاقت تباہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ انکے ممالک اور انکے عوام بھوک ننگ اور محرومیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ جس کا جی چاہے مسلم ممالک میں سے کسی ملک پر حملہ کر دے۔ ان پر قبضہ کر لے۔ انکے معصوم بچے بچیوں، نوجوانوں کا قتال شروع کر دے۔ انکو پنجروں میں بند کر کے سخت اذیتوں میں سے گذار دے، انکی مجبور و محبوس اور بے بس مستورات کی عصمتوں کو لوٹ لیں۔ یہ امت دین کی دوری کی سزا میں مبتلا ہو کر رہ گئی ہے۔ یہ امت اپنی منزل سے بھٹک چکی ہے۔ یہ امت جمہوریت اور بادشاہت کی قیادت کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑی جا چکی ہے۔ مسلم امہ کے ممالک کے سربراہ نااہل، جاہل، عیاش اور تعیش سے بھرپور بے دین زندگی گذارنے کے رسیا ہو چکے ہیں۔ یہ بدنصیب دین کش نظریات اور دستور مقدس کے منافی، مسلم امہ پر جمہوریت اور بادشاہت کی طرز حکومت مسلط کئے بیٹھے ہیں۔ دین کے نظریات، دین کی تعلیمات، دین کے دستور حیات، دین کے طرز حیات اور دین کی صداقتوں کا قافلہ ان دینی منافقوں اور ظالم غاصب حکمرانوں نے لوٹ لیا ہے۔ مسلم ممالک کی قیادت بادشاہت کے غاصب اور جمہوریت کے باطل یزیدی نظام حکومت اپنے اپنے ممالک میں رائج کئے بیٹھے ہیں۔

۵۔ اے مسلم امہ کے جہالت کے دیدہ ورو! غور سے سن لو۔ دین محمدی ﷺ پوری انسانیت کی میراث ہے۔ مسلم ممالک کے قائدین اور تمام سربراہوں نے مسلم امہ سے دین محمدی ﷺ کی وراثت چھین رکھی ہے۔ دین کے دستور مقدس اور ضابطہ حیات سے پوری ملت کو الگ تھلگ کر رکھا ہے۔ اسلامی ممالک کو کفر نگریوں میں بدل رکھا ہے۔ توبہ تائب کا وقت سر پر آن پہنچا ہے۔ یہ کیسی منافقانہ طرز حیات ہے۔ کہ منبر و مسجد میں بیٹھ کر یزید پر لعنت بھیجتے ہو، اسکو ظالم، قاتل اور غاصب کے نام سے پکارتے ہو۔ حضرت امام حسینؓ علیہ السلام اور انکے معصوم و بیگناہ قافلے کا قاتل قرار دیتے ہو۔ نام امام عالی مقام حضرت امام حسینؓ علیہ السلام کا لیتے ہو۔ عقیدت اور محبت کے نذرانے ادھر پیش کرتے ہو اور علمی، عملی زندگی یزید کے نظریات کی گذارتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم زندگی تو یزید کی گذارتے جاؤ اور عاقبت عالی مقام کی مانگتے جاؤ۔ یہ کردار کا تضاد اور منافقت کا عذاب جمہوریت کے سیاستدانوں، تمام جماعتوں کے قائدین اور حکمرانوں نے معصوم، بیگناہ اور

بے بس مسلم امہ کے فرزندان پر مسلط کر رکھا ہے۔ دینی علم وعمل سے بیگانگی انکی جہالت کا سبب بنتی چلی جارہی ہے۔نفاق اور نفرت مسلم امہ کی وحدت کو ریزہ ریزہ کیئے جارہا ہے۔ مسلم امہ گمراہی اور تباہی کے گہرے شگافوں میں دفن ہوتی جارہی ہے۔مسلم امہ تحقیق وجستجو سے غافل اور محنت وہمت کے جذبوں سے محروم، جدوجہد کی شاہراہ سے دور، غفلت کے بیاباں میں اذیتوں سے دوچار، سسکتی ہڑپتی، ذلیل ہوتی اور دم توڑتی چلی جارہی ہے۔ یا اللہ اس پیاری ملت اور پوری انسانیت کو اس سانحہ سے بچا۔ مسلم امہ کو بقائے حیات کیلئے جمہوریت اور بادشاہت سے نجات دلانا اہل فقر اور اہل بصیرت پیشواؤں کا فرض بن چکا ہے۔

۶۔ بے حسی، بے عملی اور غفلت کی موت سے بچانا، نفاق اور نفرت کو ختم کرنا، جمہوریت کے جہالت کے اندھیروں کو دین کے علم اور عمل کی روشنی سے منور کرنا، اتحاد قائم کرنا، عمل پیہم اور کشمکش حیات میں بیداری پیدا کرنا، عملی زندگی میں ترقی یافتہ اقوام کے شانہ بشانہ چلنا، حقیقی بیداری پیدا کرنا، قول وفعل میں مطابقت پیدا کرنا، اخوت ومحبت کے درس کو عام کرنا، عفوو درگذر سے کام لینا، خلق عظیم کی قندیلوں کو روشن کرنا، دین کی اعلیٰ صفات کو بروئے کار لانا، حکمرانوں کا فرعونی محلوں اور تعیش کی زندگی سے نکل کر کٹیا میں سادگی کی زندگی اختیار کرنا۔ جمہوریت اور بادشاہت کے فرعونی اور یزیدی طرز حیات کو ترک کرنا، دین کی روشنی میں شورائی جمہوری نظام کو نافذ کرنا، سرائے فانی کی حقیقت سے آشنا ہونا۔ دین کی صداقتوں کی اطاعت کرنا، لغزشوں اور کوتاہیوں کی تلافی کرنا، خالق کی مخلوق کو عزت واحترام دینا، ذکر وفکر کے نور سے سینہ منور کرنا، وحدت آدم کا شعور بیدار کرنا، اتحاد بین المسلمین کی گرہ کھولنا، یونائیٹڈ سٹیٹ آف مسلم کی اہمیت اور اس جذبہ کی بیداری کیلئے جوش عمل پیدا کرنا، ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کرنا، مسلم امہ کو وحدت ملت میں ڈھالنا، حرم کی پاسبانی کیلئے دنیا کے تمام اسلامی ممالک کا ایک خلیفہ وقت کا چناؤ کرنا، تمام مسلم ممالک کو ایک ملک تصور کرنا، ان پر دستور مقدس کا نفاذ کرنا، تمام ممالک میں گورنر راج قائم کرنا، اجتماعی طور پر خلیفہ ءوقت کی اطاعت کرنا، اخوت ومحبت کے درس کو عام کرنا، انسانیت کیلئے باعث رحمت نظام قائم کرنا، شمع رسالت کے نور کو عام کرنا، مخلوق خدا میں اعتدال ومساوات کا درس پھیلانا، خوف خدا کو دلوں میں پیدا کرنا، قرآن فہمی اور اسکی اطاعت پر کاربند ہونا، صاحب کتاب پیغمبران اور انکی آل پر درود وسلام بھیجنا اور انکی شان عظیم سے متعارف کروانا، نفرتوں کو محبتوں میں بدلنا، اس جہان رنگ وبو کو سنوارنا، ساری خدائی کو کنبہ خدا سمجھنے کی تعلیمات کو روشناس کرانا، زخم خوردہ انسانیت کے علاج اور شفا کیلئے کوشاں رہنا، شورائی نظام حکومت قائم کرنا، دین کے ضابطہ حیات کو سرکاری سطح پر نافذ کرنا، انسانیت کے قافلے کو امن اور سلامتی کی منزل تک پہنچانا، جمہوریت اور بادشاہت کی گرفت سے پیغمبران کی امت کو نجات دلانا، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے نظام کو قائم کرنا۔ دراصل اسلام کی روح کو بنی نوع انسان کو روشناس کروانا ایک افضل عبادت بھی ہے اور مخلوق خدا کی فلاح بھی اس میں مضمر ہے۔

۷۔ زبور شریف، توریت شریف، انجیل شریف اور قرآن شریف یہ تمام آسمانی صحیفے اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے انسانوں کی سلامتی اور فلاح کے لئے نازل فرمائے۔ یہ کسی ایک فرد یا کسی ایک فرقے یا کسی ایک قوم یا کسی ایک ملت کی ملکیت ہرگز نہیں۔ من وعن انکو ماننے والے، انکی تعلیمات کو بروئے کار لانے والے انکے وارث ہونگے۔ جو ان صحیفوں کو تسلیم کریں۔ علم اور عمل نمرود فرعون اور یزید پر عمل پیرا ہوں۔ وہ ان صحیفوں کے منکر یا منافق کہلا سکتے ہیں وارث نہیں۔ لہذا جمہوریت، بادشاہت یا کوئی اور طرز حکومت ان پیغمبران کی امتوں

کیلئے زہر قاتل ہے ۔وقت کے شہنشاہوں کو!جن سے آج زوال ڈرتا ہے یہ پیغام انکے لئے ہے ۔یہ آواز انکے سینہء ویراں تک پہنچانا صرف ضروری ہی نہیں بلکہ مجبوری ہے ۔تا کہ وہ گورستان میں پہنچنے سے قبل اپنی جانوں پر ظلم کا مزید بوجھ نہ ڈال سکیں ۔اس جہان فانی سے کوچ کرنے سے قبل اس نمرودی ،فرعونی اور یزیدی تہذیب کو ظالم ،غاصب تہذیبوں کے قبرستان میں اپنے ہاتھوں سے دفن کرتے جائیں ۔توبہ کا دروازہ ان سب کیلئے کھلا ہے جو اس وقت زندگی میں موجود ہیں ۔توبہ انکا حق ہے ۔توبہ قبول کرنے والی ذات اقدس انکی منتظر ہے ۔یا اللہ ان سب برسر اقتدار قائدین اور تمام امتوں پر رحم فرما ۔انکی خطاؤں کو معاف فرما ۔انکو سیدھا راہ دکھا ،انکو دین اور جمہوریت کے تضاد سے آگاہ فرما ۔انکو عمر والی پہلی زندگی سے نکال کر حضرت عمرؓ والی زندگی عطا فرما ۔آمین

۸۔حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک کے سلسلہء پیغمبران کی نفی نہ کرتے جائیں ۔شب بیداری کے آنسو تمام پیغمبران کے سامنے انکی امتوں کیلئے سراپا فریاد بنے کھڑے ہیں ۔یا اللہ ان پر رحم فرما ۔ان کو دہر کی آفات سے محفوظ فرما ، زندگی کا راز جو انکی آنکھ سے مستور ہے اس سے انہیں آشنا فرما ۔ان خاموش الفاظ کی آواز کو انکی ضمیر کی وادی تک پہنچانا از حد ضروری ہے ۔یہ آدم خور دھرتی بے شمار تاجور اور ہزاروں قافلے اس سے قبل اپنی اس رہ گذر سے گذار چکی ہے ۔اس حقیقت سے آگاہی ہر کس و ناقص کیلئے ضروری ہے تا کہ انسانیت غفلت اور گمراہی سے بیدار ہو سکے ۔

۹۔اے شب بیداری کی حیات کے عارفو! اے شبِ تنہائی کی محفلوں کے مکینو! اے بے نشاں منزلوں کے مسافرو! ۔اے فغانِ نیم شب کے مسافرو! ۔اے پیغمبران کے پیغام جاوداں کے وارثو! ۔آؤ مل کر غور کریں ،ظلمت کدے میں روشنی کی بات تو کریں ۔حالات و واقعات کو پرکھیں ،ان وجوہات کا کھوج لگائیں ۔ہر زاویہ سے ان تمام حقائق کو دیکھیں ۔کہ کیا وجوہات ہیں ۔جن کی وجہ سے تمام پیغمبران کی امتیں انکی تعلیمات سے محروم ،انکے نظریات سے دور ،انکے روحانی رابطے سے قطع تعلق ،انکے کردار کی عملی نفی ،انکی صفات سے عدم دلچسپی ،انکی صداقتوں سے بے نیازی ،انکے حسن عمل سے علیحدگی ۔انکے اخوت و محبت کے جذبوں کا فقدان ۔انکے اعتدال و مساوات کے ضابطوں سے لاتعلقی ۔انکے انسانی ادب و احترام کی قندیلوں کا خاتمہ ۔انکی خدمت خلق کی کرنوں کی بے نور روشنیاں کب تک مخلوق خدا کو اپنی لپیٹ میں لیتی جائیں گی ۔کب تک انسانیت اذیتوں اور مصیبتوں اور جنگوں کی زینت بنتی رہے گی ۔کب تک یہ انسانیت کے قاتل ایٹم بم ،نائٹروجن بم ،جراثیمی بم اور تباہ کن ہتھیار بناتے جائیں گے ۔کب تک ترقی یافتہ ممالک معصوم ، بے گناہ ، بے ضرر انسانوں اور بے زبان مخلوق خدا پر چھتیس ہزار فٹ کی بلندی سے ڈیزی کٹر بموں سے بارش کرتے اور تباہی پھیلاتے رہینگے ۔کب تک کمزور ممالک پر تباہ کن میزائیلوں سے انسانیت اور مخلوق خدا کو نیست و نابود کرتے رہینگے ۔کب تک ہنستی کھیلتی بستیوں کو نائٹروجن بموں سے خاکستر کرتے رہیں گے ۔کب تک جراثیمی بموں سے غیر ترقی یافتہ ممالک کی عوام میں بیماریاں پھیلاتے پھریں گے ۔کب تک یہ ترقی یافتہ ممالک اپنے تباہ کن ہتھیاروں سے دنیائے عالم میں دہشت گردی اور عوام الناس کا قتال جاری رکھیں گے ۔کب تک یہ عالمی دہشت گرد دنیائے عالم میں تباہی پھیلاتے رہیں گے ۔کب تک یہ اسامہ بن لادن ایک خود ساختہ تن تنہا تخیلاتی دہشت گرد کے کریکٹر کو ختم کرنے کیلئے افغانستان اور پھر پوری دنیا کی عوام کو بری طرح کچلتے چلے جائیں گے ۔کب تک ترقی یافتہ ممالک ڈیزی کٹر بموں ، نائیٹروجن بموں ، جراثیمی بموں ، تباہ

کن میزائلوں اور بدترین مہلک ہتھیاروں سے اسامہ کے نام پر افغانستان کے قریہ قریہ،بستی بستی،شہر شہر،ہسپتالوں،تعلیمی اداروں،عبادت گاہوں کونیست و نابود اور انسانی جانوں کو خاکستر کرتے جائیں گے۔کب تک افغانستان کے بے گناہ ، بے بس ،انسانوں کوآہنی سلاخوں میں پابندِ سلاسل اور انسانیت سوز اذیتوں سے گزارتے رہیں گے۔کب تک یہ بدنصیب پیغمبران کے باغی اور مذاہب کے منافق مخلوق خدا کو بلا جواز زخموں،اذیتوں،دکھوں اور مصیبتوں سے دوچار کیئے جائیں گے۔کب تک یہ قیادتیں اسامہ کی تلاش کیلئے دہشت گردی کے نام کی تذلیل کرتی پھریں گی۔

۱۰۔کب تک عراق پر مہلک ہتھیار تیار کرنے ،ایٹم بم بنانے کے من گھرت ، بے بنیاد اور جھوٹے الزامات لگا کر اسکی جامہ تلاشی لیتے رہیں گے۔دنیا کے تہذیب یافتہ ممالک،ترقی یافتہ ممالک کے قائدین عراق کے صدام حسین اور اسکے تیار کردہ مہلک ہتھیاروں،نائٹروجن بموں،جراثیمی بموں اور ایٹم بموں کے ڈرامہ کو دنیا کے سامنے پیش کرتے اور عراق کی معصوم ، بے بس ، بے ضرر اور بے گناہ عوام کو ڈیزی کٹر بموں،نائیٹروجن بموں، جراثیمی بموں،تباہ کن میزائلوں اور تباہی پھیلانے والے مہلک ہتھیاروں سے نیست و نابود کرتے اور انکی بستیوں کو خاکستر کرتے چلے جائیں گے۔ان کی لاشوں کو بے گور کفن گہرے گڑھوں میں دباتے رہیں گے۔کب تک انکے معصوم و بے گناہ بچوں کے اعضا فضاؤں میں بکھیرتے رہیں گے۔کب تک یہ عالمی قائدین،انسانیت کے قاتل!۔اپنے مال و جان،اپنے گھر اور اپنے ممالک کی حفاظت کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دیتے رہیں گے۔یہ کب تک الٹے بانس بریلی کی منزل کی طرف گامزن رہیں گے۔یہ انسانیت کے ملزم اور مجرم ثابت ہو چکے ہیں۔ان پر انسانیت کے قتال کی تعزیرات لگ چکی ہے۔یہ اب انسانیت کو عالمگیر جنگ کی طرف دھکیلتے جارہے ہیں اور یہ آخری راؤنڈ کھیلنا چاہتے ہیں۔ ایٹم بموں کے ٹکراؤ کا عبرتناک منظر دیکھنا چاہتے ہیں۔یاد رکھو!۔ان عالمی طاقتوں کے قائدین کا ظلم اور جبر ان مظلوموں کو ایسے اوزار بنانے کیلئے مجبور کررہا ہے۔کہ وہ ایک ہی وقت میں انکے تمام ایٹمی پلانٹوں کو تباہ کرسکیں۔اس دہشت گردی کے بعد کسی اور جنگ کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۱۔اسی طرح اب ایران اور شام کو نشانہ عبرت بنانے کیلئے انکا میڈیا عالمی سطح پر انکے خلاف جنگ کا آغاز کرچکا ہے۔مناسب وقت کی تلاش میں ہیں۔کب اور کیسے ان کے ممالک کو بھی حشر کا میدان بنایا جائے۔

۱۲۔دنیا کا کوئی قتل ان عالمی قائدین کی پشت پناہی کے بغیر نہیں ہوتا۔اس سے قبل بوسینیا کے بچوں،بوڑھوں،نوجوانوں اور مستورات کا قتال ان بڑی قوتوں کے قائدین کی پشت پناہی کی بنا پر بڑی بے رحمی سے انکے حواری کرتے رہے ہیں۔انکی اجتماعی قبریں آج تک دستیاب ہوتی جارہی ہیں۔انسانی زندگیوں کو کچلنا انکی فرعونی طاقت کے استعمال اور یزیدی تہذیب کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ان پیغام حیات دینے والی امتوں کے موجودہ قائدین پیغام مرگ بن کر انسانیت پر ٹوٹ پڑے ہیں۔انہوں نے عدل و انصاف کے ضابطہ کو تار تار کردیا ہے۔پیغمبران کی امتوں کے دور حاضر کے قائدین انسانیت کے قاتل اور پیغمبران کے نظریات اور تعلیمات کے ہزن بن چکے ہیں۔

۱۳۔انڈونیشیا میں آبادی کی بنیاد پر ایک عیسائی ریاست قائم کرکے جمہوریت کے اصول وضوابط کی افادیت اور اسکی روشنی کو دنیائے عالم کے سامنے ایک درخشندہ مثال کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔دوسری طرف کشمیر میں کشمیریوں کو حق خود ارادی کے حصول کی خاطر ایک طویل

عرصہ سے کشمکش حیات میں مبتلا کر رکھا ہے۔دنیا کی عدالت یواین او نے ۱۹۴۸ سے اس کی اجازت دے رکھی ہے۔یہاں کشمیریوں کی پانچ، چھ لاکھ انسانی جان چلی جا چکی ہے۔انکے لاکھوں مردوزن معذور بنادئے گئے ہیں۔یہ کون لوگ ہیں جو یہ باطل اور گمراہی کا راستہ اختیار کئے بیٹھے ہیں۔جو ظلم کی انوکھی داستاں رقم کررہے ہیں۔جو اس ظلم کی پشت پناہی کررہے ہیں۔یہ وہی فاجر، فاسق اور ظالم قائدین ہیں جو عیسائیت کے بھیس میں نمرود، فرعون اور یزید کے ایجنٹ اور شر کے پجاری ہیں۔یا اللہ انکو راستگی کا سفر عطا فرما۔ان کو راہ ہدایت بخش۔انکو مذہب کی روشنی عطا فرما۔انکو پیغمبران کے نظریات اور تعلیمات کا محافظ بنا۔یا اللہ تو کارساز مطلق ہے تو انکے دلوں کو بدل دے۔یا اللہ تو انکی عاقبت سنوار دے۔تو ہم سب پر اور آنیوالی نسلوں پر رحم فرما۔امین

OQASA